خدام ۲۶/۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱/

یوم سہ شنبہ ۵ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۶ وفا ۱۳۳۴ہش * ۲۶ جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۷۴

خدمت خلق کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ لائل پور کی قابل تقلید مساعی

خدام نے بارش سے منہدم مکانات کی مرمت میں غربا کی مدد کی

لائلپور ۲۴ جولائی آج خدام الاحمدیہ کے چودہ افراد کی ایک پارٹی نے اسلام آباد اور اور مانی دی جھگی میں بارش سے منہدم مکانات کی مرمت میں مکینوں کا ہاتھ بٹایا۔ انجمن نے متاثرہ آبادیوں کے غرباء سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان کی خدمات سے استفادہ کریں۔

(نوائے وقت لائل پور ۲۶ جولائی ۱۹۵۵ء)

لائل پور ۲۳ جولائی شعبہ خدمت خلق خدام الاحمدیہ لائلپور کی اطلاع کے مطابق پیپلز کالونی میں طالب حسین۔ وثیق حسین اور کرم بی بی کے بارش سے منہدم مکانات کی مرمت میں امداد دی گئی۔

(نوائے وقت لائل پور ۲۵ جولائی ۱۹۵۵ء)

لنڈن میں دُنیا کے تمام براعظموں کے مبلّغین اسلام کی عظیم الشان تاریخی کانفرنس شروع ہوگئی

پہلے دن کی کارروائی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی

دنیا میں اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت نئے مشنوں کا قیام اور نئے مقامات پر مساجد کی تعمیر کے متعلق غور و خوض کیا گیا

احباب حضور کی صحت اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

ربوہ ۲۵ جولائی لنڈن سے آمدہ تازہ برقیہ سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے تمام براعظموں سے آنے والے مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس کی پہلے دن کی کارروائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود علالت طبع کے کانفرنس میں شرکت فرمائی اور مبلغین کو اہم ہدایات سے سرفراز فرمایا تار کا مکمل ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ (۱۱ بجکر دس منٹ شب) آج برطانیہ میں دنیا کے تمام براعظموں سے آنیوالے مبلغین اسلام کی کانفرنس کی پہلے دن کی کارروائی کامیاب طور پر اختتام پذیر ہوئی۔ (الحمدللہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کے کہ طبی مشورے کے لئے ڈاکٹر کے ساتھ وقت مقرر ہو چکا تھا۔ صبح اور شام کے دونوں اجلاسوں میں کئی گھنٹے تک شرکت فرمائی ــــ کانفرنس میں تمام مشنوں کی رپورٹوں پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ مغربی ممالک میں اسلام کے پیغام کو جلد سے جلد پہنچانے کی تجاویز کے علاوہ کانفرنس میں تمام دنیا میں وسیع پیمانہ پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت۔ بعض نئے مقامات پر مساجد کی تعمیر نئے مشنوں کے قیام اور موجودہ مشنوں کی توسیع کے متعلق بھی غور و خوض کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ بھی پڑھائی اور لنڈن میں آئندہ ہفتے عیدالاضحیٰ کی تقریب کو کامیاب طور پر منانے کے لئے ہدایات دیں

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نیز مبلغین کی کانفرنس اور عیدالاضحیٰ کی تقریب کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

جنیوا کانفرنس نے امن کی راہ ہموار کر دی (ایڈن)

لنڈن ۲۵ جولائی برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے جنیوا کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کانفرنس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس نے امن کی راہ پر گامزن ہونے کا موقع فراہم کر دیا۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے لیڈروں نے اعلیٰ دانشمندی کا ثبوت دیا۔ اور تفصیلات میں الجھنے کی بجائے اصولی امور تک گفتگو کو محدود رکھا۔

آپ نے کہا کانفرنس نے تین اصولی مسائل پر بات چیت کی (۱) تصفیہ طلب امور کون کون سے ہیں (۲) مسائل حل کرنے کا اصول طریق (۳) باہمی بے اعتمادی کو دور کرنے کے ذرائع۔

۲۰ ہزار پاکستانی عازمین حج جدہ پہنچ گئے

جدہ ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک مغربی اور مشرقی پاکستان سے بحری جہازوں کے ذریعہ بیس ہزار پاکستانی عازمین حج یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ۱۰ ابھی ہوائی جہازوں کے ذریعے مزید عازمین حج بھی پاکستان سے آ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ۵۰۰ افغانستانی عازمین حج بھی پاکستان کے رستے سے یہاں پہنچے ہیں

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۵ء

"یہ پیر اور یہ پیرو"

"ایک مغربی مفکر کا قول ہے "جو کر سکتا ہے وہ کرتا ہے جو نہیں کر سکتا وہ وعظ کرتا ہے۔" ان چند الفاظ میں ایک ہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ جو ہر روز ہمیں اپنی اور دوسروں کی بے عملی میں منعکس نظر آتی ہے۔ ایک عام آدمی کی بے عملی جس کا کام درسِ عمل دینا ہو بڑی ہی قبیح اور کریہہ معلوم ہوتی ہے۔ اس زمرے میں لیڈر لوگ آتے ہیں۔ ان کا کام ہے راہ نمائی کرنا اور صراطِ مستقیم پر چلانا اور منزلِ مقصود تک پہونچانا لیکن میں سیاسی لیڈروں کو موضوعِ بحث نہیں بنانا چاہتا۔ کیونکہ ان کی قیادت عوام کی بخشی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اگر عوام بیدار ہوں۔ اور ان لیڈروں سے بے نیاز ہوں۔ تو وہ بڑے آئینی اور پرامن انداز سے ان کو ان کی مسندوں سے معزول کر سکتے ہیں"

اس وقت میرا موضوعِ بحث "پیرانِ مشرق" ہیں۔ جو اس واسطے ہم پر مسلط نہیں کہ ہم نے ان کو منتخب کیا۔ بلکہ وہ ہم پر اس واسطے مستولی ہیں۔ کہ ان کے دعوے کو ہم نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ وہ زمین پر آسمان کی نیابت کر رہے ہیں۔ اور رسالت مآب کے جانشین ہیں۔ اور اسلام کے محافظ اور اسلامی معاشرے کے مصیطر ہیں وہ اپنے منصب کو خدا کی موہبت سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے مسئول نہیں۔ یعنے وہ لا یسئل عما یفعل کے پورے پورے مصداق ہیں۔ وہ نہ معاشرے کو اور نہ مملکت کو یہ حق دیتے ہیں۔ کہ وہ ان کے اعمال و معمولات کا جائزہ لیں۔ اور یہ بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ ان سے ان کی کامرانیوں کی داستان ہی طلب کی جائے۔ وہ حمدوں اور تعلیوں کی دنیا میں رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے پیرو بھی اس دنیا سے باہر نہ نکلیں۔ وہ اپنے آپ کو رسالت مآب کا جانشین سمجھتے ہیں۔

ان پیروں کے پیرو انسان کے منصب اعلےٰ سے معزول ہو کر فرد ةً خانشین بن جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کبھی اس بات کا احتساب نہیں کیا کہ ان کے پیروں کے کتنے الہام کتنے کشوف اور کتنے خواب واقعی طور پر صحیح ثابت ہوئے۔ اور ان کی روحانیت میں کتنا اضافہ ہوا۔

ہر قسم کی ژولیدگی بے راہ روی۔ فریب دہی اور کذب آرائی اسی طبقے میں بار پاتی ہے۔ جو اپنی زندگی کا آغاز اسی دعوے سے کرتا ہے۔ کہ اس کا پیر و مرشد خدا کا مامور ہے۔ حالانکہ وہ پیر سفلی خواہشات سے مخمور ہوتا ہے۔ وہ "خود نما" ہوتا ہے "خدا نما" نہیں ہوتا۔ وہ دین کو بے فروغ کر کے اپنی ذات کو فروغ بخشتا ہے۔ اور اپنے تمرد کو تفکر اور اضغاثِ احلام کو وحی و الہام بنا کر شریعت کا استیصال کرتا ہے۔ وہ حدیثِ نفس کو حدیثِ قدسی کا درجہ دیتا ہے۔ وہ اپنی دراز کار رکیک تفاسیر کو قرآن کی روح بتلاتا ہے۔ اور چند سفہاء کو بے وقوف بناتا ہے۔ جو اس کی خوابوں کو کارنامے نمایاں سمجھتے ہیں۔ اس کے مبروص ہاتھ کو یدِ بیضا اور اس کے دجل کے ثعبانِ مبین کو عصائے موسیٰ سمجھتے ہیں کبھی ان کو یہ توفیق نہیں ہوتی۔ کہ وہ یہ دیکھیں کہ انہوں نے دین کی صحیح خدمت بھی کی ہے۔ ان کے مرشد نے کتنا رشد پھیلایا ہے۔ اس میں اپنی کہی ہوئی باتوں پر کتنی استقامت ہے۔ کیا وہ بلا و ابتلا کا حریف ہو سکتا ہے۔ کیا اس نے دین کے لئے ذاتی یا خاندانی قربانی کی ہے۔ یا وہ دوسروں کے ایثار پر زندہ ہے۔ کیا اسکے طور و تیور میں وہی عجز و انکسار ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پیاروں کا شیوہ ہے۔

چونکہ یہ بصیرت پیدا نہیں ہوتی۔ پیر کے کاروبار خوب چمکتے ہیں۔ اور وہ بجائے رہبرِ صادق ہونے کے دشمنِ ایمان و آگہی بن کر رہ جاتا ہے۔ آجکل ہمارا معاشرہ دین کی روح سے مہجور محض اس وجہ سے ہے کہ "پیرانِ مشرق" "پیرانِ شرک" ہو کر رہ گئے ہیں اور ان کے بے سر و پا خوابوں نے پیروؤں کو ابدی نیند میں مبتلا کر دیا ہے۔"

(اعلان ۲۱ جولائی ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا مضمون جو بزیرِ عنوان "یہ پیر اور یہ پیرو" چھپا ہے۔ ہم نے اسلامی جماعت کے اخبار روزنامہ "اعلان" لائل پور کی اشاعت ۲۱ جولائی سے ہو بہو نقل کر دیا ہے۔ جہاں تک جھوٹے پیروں اور ان کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

حج اور عید کے دن خاص دعاؤں کی تحریک

اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازیٔ عمر کے لئے دردمندانہ دعائیں کی جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حال مقیم لاہور)

خدا کے فضل سے حج اور عید الاضحیہ کے دن بہت قریب آ رہے ہیں۔ ہمارے حساب کی رو سے اس سال حج کا دن بتاریخ ۳۰ جولائی بروز ہفتہ اور عید کا دن بتاریخ ۳۱ جولائی بروز اتوار ہے۔ اسلام میں یہ دونوں دن نہایت درجہ مبارک قرار دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ خاص روایات اور خاص عبادات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور گو اللہ تعالےٰ ہر وقت ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا۔ اور انہیں اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔ مگر جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے خاص اوقات کو اس کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے۔ اور ایسے اوقات کی دعا یقیناً دوسرے اوقات کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اسی اصول کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک دفعہ یہ الہام ہوا تھا کہ:-

چل رہی ہے نسیمِ رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

پس حج اور عید الاضحیہ کے بابرکت ایام کے پیشِ نظر میں احبابِ جماعت سے پُر زور تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ان دو مبارک دنوں کی مبارک گھڑیوں کو خاص دعاؤں میں گزاریں۔ اور اپنی دعاؤں میں اسلام کی ترقی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازیٔ عمر کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اس وقت اسلام ایک خاص مرحلہ میں سے گزر رہا ہے۔ اور گزشتہ چند صدیوں کے تنزل کے بعد اس کے ثانوی احیاء اور ترقی کے دوسرے دور کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام کے متعلق اپنی سابقہ غلط فہمیوں کو دور کرنے اسلام کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کی اعلےٰ قدروں کو شناخت کرنے اور رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو پہچاننے کی طرف خاص توجہ اور خاص رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اور بقول حضرت مسیح موعودؑ:-

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

پس یہ وقت اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں کا خاص بلکہ خاص الخاص وقت ہے۔ جبکہ خدا کی تقدیر اور مومنوں کی دردمندانہ دعائیں مل کر خدا کے فضل سے عظیم الشان نتیجہ پیدا کر سکتی ہیں۔ اور ان شاء اللہ ضرور کریں گی۔ اور اسلام دنیا بھر میں غالب ہو کر رہیگا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے جس رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وجود کے ساتھ اسلام کی ترقی کے وعدے وابستہ فرمائے ہیں۔ اور جس خارقِ عادت طریق پر اس وقت تک حضور کی خلافت کو اپنی برکتوں سے نوازا ہے۔ اس کا یہ تقاضا ہے۔ کہ جماعت پر یہ ایک بہت بھاری حق ہے۔ کہ وہ ان ایام میں حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کرے۔ تاکہ حضور کی بابرکت حیات کا زمانہ لمبے سے لمبا ہو کر اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کی سربلندی کے وقت کو قریب سے قریب تر لے آئے۔ اور خدا ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

ضمناً یہ خاکسار طفیلی رنگ میں اپنے متعلق بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہے۔ کہ میری صحت کچھ عرصہ سے بہت گری ہوئی ہے بظاہر گزشتہ سال والی دل کی بیماری میں تو افاقہ ہے۔ مگر آجکل اعصابی تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر اوقات طبیعت میں خاص قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی کا غلبہ رہتا ہے اور حساسیت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جس کے ساتھ رات کی بے خوابی کا سلسلہ بھی چلتا ہے۔ اور کام کرنے کی طاقت پر کافی اثر پڑ رہا ہے۔ دوست میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے صحت اور خدمت اور برکت کی زندگی عطا کرے۔ اور قرآنی محاورہ کے مطابق میری عاقبت میری اولےٰ سے بہتر ہو۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز میں سب دوستوں کے لئے دعا گو ہوں۔

خاکسار اسلام اور احمدیت کا ادنےٰ خادم
راقم آثم مرزا بشیر احمد
آف ربوہ حال لاہور
۲۴ جولائی ۱۹۵۵ء

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی جماعت کا نصب العین

بزور شمشیر

سیاسی اقتدار کا حصول ہے

مرتبہ۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے علیحدہ جماعت کیوں بنائی۔ اور اس کا نصب العین کیا قرار دیا؟ یہ ایسا سوال نہیں ہے۔ جو مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ کے دل میں پیدا نہ ہو۔ اور اس کا جواب معلوم کرنے کے وہ خواہشمند نہ ہوں۔ میں پورے یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر عامۃ المسلمین کو اس گروہ کے قیام کا حقیقی مقصد معلوم ہو جائے۔ تو وہ کبھی اس گروہ کا ساتھ نہ دیں۔

اب ہم ذیل میں اس سوال کا جواب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور ان کے معتمد خاص مولانا محمد نعیم صدیقی کی تحریروں سے پیش کرتے ہیں۔

مولانا مودودی صاحب یہ ذکر کرکے کہ انقلابی پارٹی جس کا نام قرآن میں حزب اللہ ہے۔ اور دوسرا نام جس کا اسلامی جماعت ہے لکھتے ہیں۔

"اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ مفسدانہ نظام تمدن ایک فاسد حکومت کے بل پر ہی قائم ہوتا ہے۔ اور ایک صالح نظام تمدن اس وقت تک کسی طرح قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ حکومت مفسدین سے مسلوب ہو کر مصلحین کے ہاتھ میں نہ آ جائے۔"

(تفہیمات زیر عنوان جہاد کی ضرورت اور اس کی غایت صلہ)

اور لکھتے ہیں:۔

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے (لتکونوا شھداء علی الناس) اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا سے ظلم فتنہ۔ فساد۔ بد اخلاقی۔ طغیان اور ناجائز انتفاع کو بزور مٹا دے ارباباً من دون اللہ" کی خداوندی کو ختم کر دے اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے۔۔۔۔ لہٰذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔"

(تفہیمات زیر عنوان" جہاد کی ضرورت اور اس کی غایت" صلہ)

اور لکھتے ہیں:۔

"اصلاح خلق کی کوئی سکیم بھی حکومت کے اختیارات پر قبضہ کئے بغیر نہیں چل سکتی۔ جو کوئی حقیقت میں خدا کی زمین سے فتنہ و فساد کو مٹانا چاہتا ہو۔ کہ خلق خدا کی اصلاح ہو۔ تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے۔ اسے اٹھنا چاہیئے۔ اور غلط اصول کی حکومت کا خاتمہ کر کے غلط کار لوگوں کے ہاتھوں سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور صحیح طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہیئے۔"

(حقیقت جہاد زیر عنوان "جہاد کا مقصد"

لڑ کر حکمرانی کے اختیارات حاصل کرو

مولانا مودودی صاحب ان لوگوں کا ذکر کر کے جو عبادات کے ذریعہ تربیت حاصل کرتے ہیں لکھتے ہیں۔ تب اسلام ان سے کہتا ہے۔

"اب تم روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہو۔ لہٰذا آگے بڑھو اور لڑ کر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کر دو اور حکمرانی کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو۔" (حقیقت جہاد زیر عنوان جہاد کا مقصد)

ہمسایہ غیر اسلامی حکومتوں کو بزور مٹا کر اسلامی حکومت قائم کرو

اسی رسالہ حقیقت جہاد میں زیر عنوان عالمگیر انقلاب" مولانا مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

"کوئی ایک سلطنت بھی اپنے اصول و مسلک کے مطابق پوری طرح عمل نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ ہمسایہ ممالک میں بھی وہی اصول و مسلک نہ رائج ہو جائے۔ لہٰذا مسلم پارٹی کے لئے اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر یہ ناگزیر ہے۔ کہ کسی ایک خطہ میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ جہاں تک اس کی قوتیں ساتھ دیں۔ اس نظام کو تمام اطراف میں وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ وہ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دے گی۔ کہ اس مسلک کو قبول کریں جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے۔ دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہو گی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔"

پاکستان اور دیگر مسلم حکومتیں غیر اسلامی ہیں

مولانا مودودی صاحب اور ان کے گروہ کے نزدیک دنیا کی تمام حکومتیں غیر اسلامی ہیں۔ کیونکہ جمہوریت کے اصول پر قائم ہیں پاکستان اور دیگر اسلامی حکومتوں کا ذکر کر کے اپنے معترضین کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ان کا خیال بالکل غلط ہے۔ کہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں حاکمیت جمہور کے اصول پر خود مختار حکومت کا قیام آخرکار حاکمیت رب العلمین کے قیام میں مددگار ہو سکتا ہے۔ جیسی مسلم اکثریت اس مجوزہ پاکستان میں ہے۔ ویسی ہی بلکہ عددی حیثیت سے بہت زیادہ زیر دست افغانستان ایران عراق۔ ترکی اور مصر میں موجود ہے۔ اور وہاں اس کو وہ پاکستان حاصل ہے۔ جس کا یہاں مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ پھر کیا وہاں مسلمانوں کی خود مختار حکومت کسی درجہ میں بھی حکومت الٰہیہ کے قیام میں مددگار ہے یا ہوتی نظر آتی ہے؟ مددگار ہونا تو درکنار میں پوچھتا ہوں کیا آپ وہاں حکومت الٰہی کی تبلیغ کر کے پھانسی یا جلاوطنی سے کم کوئی سزا پانے کی امید کر سکتے ہیں؟۔۔۔۔۔۔ جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر مسلم اکثریت کے علاقے ہندو اکثریت کے تسلط سے آزاد ہو جائیں۔ اور یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے۔ تو اس طرح حکومت الٰہی قائم ہو جائے گی ان کا گمان غلط ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔ جب صورت معاملہ یہ ہے۔ تو کیا وہ شخص نادان نہیں ہے جو اسلامی انقلاب کا نصب العین سامنے رکھ کر ایسی جمہوری حکومت کے قیام کی کوشش کرے۔ جو ہر کافرانہ حکومت سے بڑھ چڑھ کر اس کے مقصد راہ میں حائل ہو گی۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صلہ ۱۳۱-۱۳۲)

پس پاکستان اور دیگر اسلامی حکومتوں کو بزور شمشیر مٹانا مولانا مودودی صاحب اور ان کے گروہ کا نصب العین اور مقصد حقیقی ہے۔ اسی لئے مولانا نعیم صدیقی مسلم لیگی لیڈر شپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اس لیڈر شپ کو بدلنا ہمارا مقصد ہے۔ نہ کسی فرد خاص کو یا کسی کیبنٹ کے چند وزراء کو۔۔۔۔۔۔۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ کتاب و سنت کا علم کس طرح ان حضرات کے سینوں میں لا کے بھر دیا جائے"

(ترجمان القرآن جلد ۳۲ عدد ۱-۲ صلہ ۸۳)

اور لکھتے ہیں:۔

"انقلاب قیادت کے داعی ہونے کی حیثیت سے جماعت کی دینی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ فاسد قیادت کو صالح قیادت سے بدلے۔ وہ اپنے لئے کسی طرح اس بات کو جائز نہیں سمجھتی۔ کہ زندگی کے سارے معاملات فاسقین کے ہاتھوں میں رہیں اور وہ صالحین کو اپنے ساتھ جمع کر کے ایک گوشہ خمول میں پڑی رہے۔"

(ترجمان القرآن جلد ۳۲ عدد ۳ صلہ ۸۴)

بزور شمشیر انقلاب پیدا کرنا اور حکومت پر قبضہ کرنا شرعی فرض ہے

مولانا مودودی صاحب کے دست راست مولانا امین احسن صاحب اصلاحی لکھتے ہیں۔

"اگر کوئی حکومت دستور اسلامی کی ایسی صریح خلاف ورزی کرے۔ جس کی کوئی تاویل ممکن نہ ہو اور رعایا صالحین کا گروہ منظم ہو۔ ان کے پاس طاقت موجود ہو۔ اور اہل ملک کی عظیم اکثریت ان کے ساتھ ہو یا کم از کم ان کا غالب ہو۔ کہ عملی جدوجہد شروع ہوتے ہی اکثریت ان کا ساتھ دے گی۔ تو

ان کا ساتھ دے گی تو

اس صورت میں بلاشبہ صالحین کی جماعت کو نہ صرف حق حاصل ہے۔ بلکہ ان کے اوپر یہ شرعی فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت منظم کر کے ملک کے اندر بزورِ شمشیر انقلاب پیدا کریں۔ اور حکومت پر قبضہ کر لیں۔" (اسلامی ریاست مؤلفہ مولانا امین احسن اصلاحی صلا)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا مودودی اور ان کے گروہ کے نزدیک حکومت پاکستان اور دیگر تمام موجودہ مسلم حکومتیں اور قیادتیں غیر صالح ہیں اور ان پر یہ شرعی فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت کو منظم کر کے ملک کے اندر بزور شمشیر انقلاب پیدا کریں اور حکومت پر قبضہ کر لیں۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا کہ فسادات پنجاب کے دوران میں گورنمنٹ ہاؤس میں جو رویہ مولانا مودودی صاحب نے اختیار کیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"اس کے متعلق جو شہادت پیش کی گئی ہے۔ اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں۔ کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے۔ اور حکومت کی متوقع پریشانی اور حواس باختگی پر بغلیں بجا رہے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھ لی جائے کہ جماعت اسلامی کا مقصد اقتدار حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اللہ کی حاکمیت کے ماتحت مذہبی امامت کے قیام کا مقصد حاصل کرنے کا مؤثر ترین ذریعہ یہی ہے تو اس امر میں ذرا بھی شبہ باقی نہیں رہتا کہ جو کچھ ہو رہا تھا اسے جماعت اسلامی کی پوری تائید و حمایت حاصل تھی۔"
(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۷۱)

دوسری مسلم جماعتوں کی مخالفت کی وجہ

چونکہ مسلمانوں کی دوسری جماعتیں ظاہری اقتدار حاصل کرنے اور حکومتوں پر بزور شمشیر قبضہ کرنے کے لئے کوشاں نہ تھیں۔ اور انقلابی تدابیر اختیار نہ کرتی تھیں۔ جو مولانا مودودی کے نزدیک اسلام کا اصل منشاء ہے۔ اس لئے آپ نے مسلمانوں کی جماعتوں کو جنس کاسد قرار دے کر علیحدہ جماعت قائم کی۔ چنانچہ مولانا لکھتے ہیں:۔

"اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اسلام کے نام سے کام کر رہی ہیں۔ مگر فی الواقع اسلام کے لحاظ سے ان کے نظریات مقاصد اور کارناموں کو پرکھا جائے تو سب کی سب جنس کاسد نکلیں گی۔ خواہ مغربی تعلیم و تربیت پائے ہوئے سیاسی لیڈر ہوں یا علمائے دین و مفتیان شرع متین دونوں قسم کے رہنما اپنے نظریہ اور اپنی پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ ہیں۔ دونوں حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان میں سے کسی کی نظر بھی مسلمان کی نظر نہیں۔ ۔ ۔

اولئک الذین کفروا بایٰت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیٰمۃ وزنا"
(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۹۵-۹۶)

گویا مولانا مودودی صاحب کے نزدیک چونکہ دوسری مسلمان جماعتیں پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کا خاتمہ کر کے حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے انقلابی تدابیر اختیار نہیں کر رہی تھیں۔ اس لئے وہ ان کے نزدیک گم کردہ راہ اور ان آیات کی مصداق تھیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی لقاء کا انکار کیا۔ پس ان کے اعمال بیکار ہو گئے پس ہم ان کے لئے قیامت کے روز کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ یعنی ان کی تمام کوششیں اور تمام اعمال بے نتیجہ ہوں گے"

ان تصریحات کے بعد ہم بغیر کسی تردد کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مولانا مودودی اور ان کے گروہ کا اصل مقصد مذہبی یا روحانی انقلاب نہیں ہے۔ بلکہ سیاسی اقتدار حاصل کرنا ہے

مندرجہ بالا مضمون ٹریکٹ کی صورت میں نشر و اشاعت نے شائع کیا ہے۔ اور وہاں سے مل سکتا ہے۔

مرکز سلسلہ میں قربانی کا انتظام

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے

اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق امسال بھی ربوہ میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقوم جلد از جلد ارسال فرما دیں تاکہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی دی جا سکے ہم انشاء اللہ احباب کے حسب منشاء گوشت تقسیم کر دیں گے۔

بکرا یا چھترا کی قربانی کی اوسط قیمت ۳۵ روپے اور گائے کا حصہ بیس پچیس روپے سے کم نہ ہوگا۔ یاد رہے کہ قربانی تبھی ہو سکتی ہے جب ہمیشہ پوری رقم بھیجی جاوے

(افسر لنگر خانہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچا مومن کون ہے؟

میں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالےٰ مقدم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے اس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو آل (عرف عام) کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مصلی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔ مسلمان وہی ہے جو اسلم وجھہ للہ کا مصداق ہو گیا ہو۔ وجہ موہنہ کو کہتے ہیں۔ مگر اس کا اطلاق ذات اور وجود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھدی ہوں وہی سچا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو دعوت اسلام کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ مسلمان خود فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ یہودی نے اس فاسق مسلمان کو کہا۔ کہ تو پہلے اپنے آپ کو دیکھ۔ اور تو اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسلام کا مفہوم چاہتا ہے نہ نام اور لفظ یہودی نے اپنا قصہ بیان کیا کہ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا۔ مگر دوسرے دن مجھے اسے قبر میں گاڑنا پڑا۔ اگر صرف نام ہی میں برکت ہوتی۔ تو وہ کیوں مرتا۔ اگر کوئی مسلمان سے پوچھتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ الحمد للہ۔ پس یاد رکھو کہ صرف لفظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی۔ جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف)

ڈوب ہی جائے نہ منزل کے کہیں کھو کر نشاں

(حافظ غلام محمد عبید اللہ صاحب عابد جامعہ احمدیہ)

آج بھی دکھ دینے والے مجھ کو یارب ہیں یہاں
یہ ترا مظلوم بندہ تُو بتا جائے کہاں
تیرے در تک میں پہنچ کر چھوڑ دوں گا اے مہرباں
سینکڑوں آئیں مرے رستے میں گو کوہِ گراں
کشتیٔ دل بحرِ عصیاں میں رواں ہے المدد
ڈوب ہی جائے نہ منزل کے کہیں کھو کر نشاں
درگذر کرنا الٰہی! عابدِ عاصی کو تُو
ایک عرصہ تک رہا ہے اہل دل سے بدگماں

درخواست دُعا

میں نے امسال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ جس کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ میری کامیابی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

غلام احمد دفتر آبادکاری لاہور

کون سچا ہے؟

مودودی صاحب اور محمد علی صاحب جالندھری کے متقابل حلفیہ بیانات

(۱)

مودودی صاحب کا بیان

سوال:- احرار کے مقررین جگہ جگہ آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ آپ پہلے تو ختم نبوت کی تحریک اور ڈائرکٹ ایکشن میں شامل تھے۔ بعد میں آپ نے اپنی پوزیشن بدل دی۔ یہی بات حال میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے بھی ایک پبلک تقریر میں کہی ہے۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب:- دوسرے احرار لیڈروں کی باتوں پر تو میں توجہ نہیں دے سکتا۔ مگر کیا کوئی اس مجلس میں گواہی دے گا۔ کہ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب نے بھی یہ فرمایا ہے؟ (مجمع سے آوازیں آئیں۔ کہ یہ سب کچھ کہا گیا ہے۔ اور "نوائے پاکستان" کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے) اچھا تو اب میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کے سامنے تمام واقعات بے کم وکاست بیان کر دوں۔ تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔ میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اللہ کو گواہ کر کے بیان کر رہا ہوں۔ اور بغیر کسی لاگ لپیٹ کے صحیح صحیح واقعات بیان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اگر میں غلط بیانی سے کام لے رہا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم کر دے۔ آپ حضرات میں سے جو صاحب چاہیں۔ میری اس تقریر کو نوٹ فرما لیں۔ اور میرے معترضین سے جا کر پوچھ لیں۔ کہ یہ واقعات صحیح ہیں یا غلط۔ اگر وہ انہیں غلط کہتے ہیں۔ تو اسی طرح اللہ کو گواہ کر کے میرے بیان کی تردید کریں۔ اور صاف صاف کہیں کہ اگر وہ جھوٹی تردید کر رہے ہوں۔ تو اللہ انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم کر دے۔

کراچی کنونیشن

جنوری ۱۹۵۳ء کے وسط میں جب تحفظ ختم نبوت کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے کنونیشن کا پہلا اجلاس کراچی میں شروع ہوا۔ تو چند تقریریں سننے کے بعد میں نے اٹھ کر کہا۔ کہ یہ کنونیشن اگر محض تقریریں کرنے کے لئے نہیں بلائی گئی ہے۔ بلکہ کام کرنا مقصود ہے۔ تو پہلے ہر جماعت میں سے ایک ایک ذمہ دار آدمی چن لیجئے۔ تاکہ یہ لوگ مل کر کام کا نقشہ بنائیں پھر کنونیشن اس پر غور کر کے کوئی فیصلہ کرے۔ چنانچہ ایک سبجکٹس بنائی گئی۔ جو گیارہ آدمیوں پر مشتمل تھی۔ اور میں بھی ان میں شامل تھا۔ اس کا اجلاس ۱۶، ۱۷ جنوری کی درمیانی شب کو ہوا۔ میں نے وہاں یہ خیال پیش کیا۔ کہ اس وقت تمام پاکستان کے سربرآوردہ علماء کراچی میں جمع ہو کر خواجہ ناظم الدین کی دستوری رپورٹ پر ترمیمات تجویز کر رہے ہیں۔ اور یہ طے کیا گیا ہے۔ کہ ان ترمیمات کو تسلیم کرانے کے لئے پاکستان گیر جدوجہد کی جائے۔ ایسی حالت میں یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ کہ ختم نبوت کے لئے ایک الگ تحریک چلائی جائے۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں دو الگ الگ تحریکیں چلانا اور دو الگ محاذوں پر لڑائی چھیڑ دینا ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔ بہ خصوصیت کے ساتھ ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ علماء نے اپنی تجویز کردہ ترمیمات میں ایک یہ ترمیم بھی شامل کر لی ہے۔ کہ قادیانیوں کو دستور میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ مطالبہ اگر منظور ہو جائے۔ تو سر ظفر اللہ خاں خود مستعفی ہو جائیں گے۔ اور ملازمتوں میں قادیانیوں کے تناسب کا سوال اٹھانے کے لئے بھی مضبوط بنیاد مل جائے گی۔ اس طرح اسلامی دستور کی جدوجہد سے قادیانی مسئلہ آپ سے آپ حل ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے کوئی الگ تحریک چلانے کی سرے سے کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

احرار کہاں جائیں گے؟

میری اس رائے سے مولانا محمد علی جالندھری اور ماسٹر تاج الدین انصاری نے اختلاف کیا اور تقریباً دو گھنٹے تک اس پر بحث ہوتی رہی۔ آخرکار جب ان کے پاس میرے دلائل کا کوئی جواب نہ رہا۔ تو مولانا محمد علی جالندھری صاحب نے فرمایا:-

"اب ہم آپ سے صاف صاف بات کرتے ہیں اسلامی دستور کا نام جب بھی لیا جاتا ہے۔ لوگوں کا ذہن فوراً جماعت اسلامی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور ختم نبوت کا نام آتے ہی لوگ احرار کا خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ تحریک اسلامی دستور کے نام سے چلائی جائے۔ تو خواہ ہم سب اس کے چلانے میں شریک ہوں۔ نام بہرحال جماعت اسلامی کا ہوگا۔ احرار تو پھر کہیں کے نہ رہے۔"

میں نے عرض کیا۔ کہ اگر آپ کے سامنے اصل سوال نام کا ہے۔ اور یہ ساری بحث اس لئے ہو رہی ہے۔ کہ سہرا کس کے سر بندھتا ہے۔ تو آپ اس تحریک کا نام اسلامی دستور اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک رکھ لیجئے۔

انہوں نے پوچھا۔ کہ دونوں میں سے پہلے کون نام ہوگا؟

میں نے جواب دیا۔ کہ پہلے تحفظ ختم نبوت کا نام رہے گا۔ اور پھر اسلامی دستور کا۔ کیا اب آپ مطمئن ہیں؟

انہوں نے فرمایا۔ کہ ہاں اب میں مطمئن ہوں۔ چنانچہ اسی وقت سب کے اتفاق سے ایک قرارداد مرتب کی گئی۔ اور یہ طے پایا۔ کہ کل کنونیشن کے اجلاس میں سبجکٹس کمیٹی کی طرف سے یہی متفقہ قرارداد پیش کی جائے گی۔ قرارداد کے لکھنے والے مولانا عبد الحامد بدایونی تھے۔ اور اس میں یہ لکھا گیا تھا۔ کہ ختم نبوت کے نام سے کوئی الگ تحریک نہ کی جائے۔ بلکہ سب مل کر علماء کی تجویز کردہ دستوری ترمیمات ہی کو تسلیم کرانے کی جدوجہد کریں۔ اور اس تحریک کا نام تحفظ ختم نبوت اور اسلامی دستور کی تحریک ہو۔ اس گفتگو میں حسب ذیل حضرات شریک تھے۔ اور ان سب سے بحلف پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ بات ہوئی تھی یا نہیں؟

مولانا داؤد غزنوی صاحب۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی مولانا حافظ کفایت حسین صاحب۔ مولانا عبد الحلیم صاحب قاسمی مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا عبد الحلیم صاحب قاسمی۔ سید مظفر علی صاحب شمسی۔

دوسرے روز جب میں کنونیشن کے اجلاس میں پہنچا۔ تو میرے بیٹھتے ہی مولانا ابو الحسنات صاحب نے بحیثیت صدر مجلس اٹھ کر اعلان فرما دیا۔ کہ یہ کنونیشن صرف تحفظ ختم نبوت کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی دوسرا مسئلہ حتیٰ کہ اسلامی دستور کا مسئلہ بھی نہیں چھیڑا جا سکتا۔ اس کے فوراً بعد ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری اٹھے۔ اور انہوں نے ایک لکھا لکھایا ریزولیوشن پڑھنا شروع کر دیا۔ جو رات کی قرارداد کے بالکل خلاف تھا۔ اس کارروائی سے دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہو گئیں۔ ایک یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام اور سہرے کا ہے۔ اور یہ لوگ مسلمانوں کی جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ رات کو بالاتفاق ایک قرارداد طے کرنے کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر سازباز کیا ہے۔ اور ایک دوسرا ریزولیوشن بطور خود لکھ لائے ہیں۔ جو بہرحال کنونیشن کی مقرر کردہ سبجکٹس کمیٹی کا مرتب کیا ہوا نہیں ہے۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں سے کیا جائے۔ اس میں کبھی خیر نہیں ہو سکتی۔ اور اپنی اغراض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے۔ جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں۔ اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے۔ اسی خیال کے تحت میں نے فوراً یہ رائے قائم کی۔ کہ مجھے اٹھ کر ابھی کنونیشن سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے صدر مجلس (مولانا ابو الحسنات صاحب) کو چٹ لکھ کر دی۔ کہ انصاری صاحب کے بعد مجھے تقریر کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس کے بعد دوسرا خیال میرے ذہن میں یہ آیا۔ کہ اگر میں اس وقت علیحدہ ہو جاؤں تو صرف اپنا ہی دامن اس فتنے سے بچائے جاؤں گا۔ اسلام اور مسلمانوں کو جس خطرے میں یہ لوگ مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو روکنا اس طریقے سے ممکن نہ ہوگا۔ اس بنا پر میں نے کنونیشن سے علیحدگی کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور انصاری صاحب کی قرارداد کے بعد اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی کہ:-

"ایک مرکزی مجلس عمل بنائی جائے۔ جس میں تمام جماعتوں کے ذمہ دار نمائندے شریک ہوں تحریک کا پروگرام بنانا اور اس کی رہنمائی کرنا اسی مجلس کا کام ہو۔ اور کسی کو بطور خود کوئی پروگرام بنانے اور چلانے کا حق نہ ہوگا۔"

میری تجویز قبول کر لی گئی۔ اور اسی وقت آٹھ جماعتوں کے آٹھ نمائندے مرکزی مجلس عمل کے لئے منتخب کر لئے گئے۔ جن کے نام یہ ہیں:-

مولانا ابو الحسنات صاحب۔ مولانا احتشام الحق صاحب۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب (گوجرانوالہ) حافظ کفایت حسین صاحب۔ ابو الاعلیٰ مودودی پیر صاحب سرسینہ شریف۔ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری۔

احرار لیڈروں میں سے ایک صاحب نے تجویز کیا۔ کہ ان آٹھ آدمیوں کو مزید سات اپنے ساتھ شامل (Co. opt) کرنے کا اختیار دیا جائے۔ اور مرکزی مجلس عمل ۱۵ ارکان پر مشتمل ہو۔ یہ تجویز بھی منظور کر لی گئی۔ اور طے ہو گیا۔ کہ آئندہ یہ تحریک اسی مجلس کی ہدایت و رہنمائی اور اسی کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق چلے گی۔ کوئی دوسرا شخص یا ادارہ کوئی پروگرام بنانے یا چلانے کا مجاز نہ ہوگا۔

ڈرامائی واقعات

اس کے بعد جو واقعات پیش آئے۔ وہ یہ ہیں:- (۱) مذکورہ بالا آٹھ ارکان مجلس کا کوئی باقاعدہ اجلاس تمام ارکان کو اطلاع دے کر منعقد نہیں کیا گیا۔ جس میں سات مزید ارکان شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہو۔ اس طرح مرکزی مجلس عمل کی تشکیل ہی سرے سے مکمل نہیں ہوئی۔

(۲) ۲۳ر جنوری کو ایک وفد خواجہ ناظم الدین صاحب سے ملا۔ اور اس نے ان کو نوٹس دیا۔ کہ ایک مہینہ کے اندر تحریک ختم نبوت کے تمام مطالبات قبول کئے جائیں۔ ورنہ مدت گذرنے کے بعد راست اقدام Direct Action شروع کر دیا جائیگا۔ یہ وفد چند حضرات کا خود ساختہ تھا۔ اور وزیر اعظم سے اس نے جو کچھ بات چیت کی۔ وہ بھی بے ضابطہ تھی۔ کیونکہ وفد بنانا اور اس کو بات چیت کے لئے ہدایات دینا مرکزی مجلس عمل کا کام تھا۔ اور اس کے بعد کسی باضابطہ اجلاس میں اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ بالفرض اگر ۱۶ر جنوری کو یا اس کے بعد کسی وقت

(باقی صفحہ ۸ پر)

تحریک جدید کی تاریخی کتاب

اے اشاعت اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والو! اور اے شروع تحریک سے پہلا انیس سالہ دور میں حصہ لینے والو!! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی ایک مختصر تاریخ کے ساتھ آپ کے نام معہ انیس سالہ رقم کے جو ہر سال الگ الگ دکھائی جائے گی شائع کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کتاب ہر ایک اس شخص کو بھی ارسال ہو گی جو متواتر بلا ناغہ انیس سال قربانی کرتا رہا ہے اور ہر ایک لائبریری میں بھی رکھی جائے گی تا آپ کی قربانیوں کی یاد قائم رہے۔ اور آنے والی نسل آپ کے لئے دعائیں کرے اور آپ کے نقش قدم پر چلے۔

اگر آپ کے ذمہ انیس سال میں سے کچھ بقایا ہے تو وہ ادا کر کے اس تاریخی کتاب میں اپنا نام درج کرائیں۔ مگر اب فہرست میں تھوڑا سا وقفہ ہے۔ اس لئے آپ دس ۱۰ اگست ۱۹۵۵ء تک اپنا بقایا ادا کر دیں۔

”اے اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! اٹھو اور اس غفلت کے پردہ کو چاک کر کے رکھ دو“

”یاد رہے۔ نازک وقتوں میں ہی زیادہ قربانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے“ آج وہی وقت ہے۔ ”پس جو شخص عشق اور محبت کے راستہ میں قربانی کرنے سے دریغ کرتا ہے۔ اس سے زیادہ بے وقوف اور کوئی شخص نہیں“ مگر آپ کو یہ بھی یاد رہے کہ

”جس نے وعدہ کیا ہے اور اسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے اور خدا تعالیٰ اسے سزا دے گا۔ پس یہ تحریک جدید کے وعدے معمولی وعدے نہیں“

”میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ پس تم آگے بڑھو اور اپنا تن اور اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دو“

اگر آپ کے ذمہ بقایا ہے تو وہ ادا کر کے نام درج فہرست کرائیں۔ اب سستی اور غفلت میں وقت گزارنے کا وقت نہیں ہے بلکہ چستی اور ہوشیاری سے بیدار ہو کر اپنا انیس ۱۹ سالہ حساب صاف کرنے کا تھوڑا سا وقت ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

چودھری محمد یعقوب صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹز محلہ طارق آباد لائلپور میں رہتے تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا جس کا رنگ گورا خوبصورت لیکن جب باتیں کرتا ہے تو نیم پاگل سا معلوم ہوتا ہے نام عارف یا غلام قادر والد کا نام اللہ دتہ اور ماں کا نام عائشہ اور بھائیوں کا نام ملو اور کھو لو بتاتا ہے۔ اور بہنوں کا نام ثریا اور نسیم بتاتا ہے۔ اور اس کے کہنے کے مطابق گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے یہ خبر نہیں کہ دیہات کا رہنے والا ہے یا کہ شہر گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ عمر آٹھ سال معلوم ہوتی ہے اس کے سر پر پھوڑوں کے داغ ہیں۔ قمیص لیلن کی ہے۔ رنگ ٹیالہ زرد۔ دھوتی چارخانی نیلی ڈبی دار ہے۔ کہیں سے پھرتا پھراتا ہمارے ہاں آ گیا ہے۔ جس بھائی کا ہو وہ ہمارے ہاں سے پہچان کر لے جائے۔ ہمارا ایڈریس یہ ہے۔ سلطان محمود چک ۱۴۷/P ڈاکخانہ و اسٹیشن کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خاں۔ ہمارا چک اسٹیشن سے قریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر دکن کی طرف ہے۔ چناب ایکسپریس ٹھہرتی ہے۔ اسٹیشن سے پوچھ لیں۔ اس چک کا پتہ چل جاتا ہے چک میں آ کر میرا نام پوچھ لیں۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے بارشیں کافی ہو رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے مکانات خصوصاً کچے مکان گر رہے ہیں۔ غریب طبقہ اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ فوری طور پر خود مکان بنا سکے۔ خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر اس امر کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ جہاں کہیں اس قسم کے حادثے ہوں وہاں فوری طور پر منظم امداد پہنچائیں مقامی حکام سے رابطہ پیدا کر کے بے گھر بار کی مدد کریں۔

گزشتہ سال سیلاب کے ایام میں خدام الاحمدیہ نے متعدد مقامات پر اس قسم کی مدد کی تھی ابھی سے انہیں ہوشیار رہنا چاہئیے اور اس بارہ میں اپنے پروگرام بنا لینے چاہئیں تا وقت پر سہولت سے کام ہو سکے۔

جن مقامات کے نزدیک دریا بہتے ہیں یا جو سیلاب کے وقت اس کی زد میں آ سکتے ہیں وہاں کے خدام کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

ان حادثات کی زد میں جو لوگ بھی آتے ہیں ان سب کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس قسم کے حالات پیش آنے پر فوری طور پر امدادی کام شروع کر دینا چاہئیے اور مرکز کو فوری اور صحیح حالات کی اطلاع دینی چاہئیے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کے لئے کتاب ”نبیوں کا سردار“ مقرر کی گئی ہے۔ جس بہن کے پاس کتاب موجود نہ ہو وہ کمپنی ”الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ“ سے بذریعہ وی۔ پی منگوا لیں اور اپنی لجنہ کی ممبرات کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کر کے ممبرات کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

اس امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات میں سے اوّل آنے والی بہن کو کمپنی کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب بطور انعام دی جائیں گی۔ (۱) سیر روحانی (۲) سیرۃ خیر الرسلؐ (۳) اسلامی نظریہ۔ دوئم آنے والی بہن کو ”سیرۃ خیر الرسل“ اور ”اسلامی نظریہ“۔ سوئم آنے والی بہن کو ”سیرۃ خیر الرسل“

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعاء

(۱) احباب ازراہ کرم اس عاجز کے حق میں دعا فرمائیں کہ (۱) اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہوں کو معاف کرے۔ اور مجھے حقیقی ایمان اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے (۲) مجھے کامل صحت عطا فرمائے (۳) تمام مشکلات۔ تکالیف اور پریشانیوں سے نجات دے جن میں میں مبتلا ہوں اور مجھے اپنے فضلوں۔ رحمتوں اور نعمتوں سے نوازے اور مالی فراخی بخشے (۴) محض اپنے فضل سے حقیقی کامیابی کے ساتھ تا زیست خدمت دین کی توفیق بخشے اور مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے میرے اہل و عیال کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صالح۔ خادم دین با اقبال اور اپنے نعمتوں کا وارث بنائے۔ آمین

خاکسار مطیع الرحمٰن بنگالی۔ ربوہ

(۲) خاکسار کی اہلیہ گزشتہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے

محمد رمضان خادم ربوہ

(۳) میرے دو بچے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت ان بچوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

ڈاکٹر ایم اقبال ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

(۴) میرے محترم والد بابو عبد الغنی صاحب انبالوی امیر جماعت لودھراں آنکھ منہ کے زخم کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرشید انبالوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی حال لودھراں

(۵) خاکسار نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مبارک احمد بقاپوری

(۶) میرا بیٹا عزیز ذوالفقار احمد اور میرا بھانجا عزیز چودھری محمد مسلم عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائیں۔

اہلیہ حافظ عبد العزیز مرحوم سیالکوٹی حال راولپنڈی

تجارتی اطلاعات

گندم کی سرکاری خریداری جاری رہیگی

ایک سرکاری اطلاع کے مطابق پنجاب میں گندم کی سرکاری خرید تسلی بخش طور پر جاری ہے اور صوبائی حکومت دو لاکھ ۲۵ ہزار ٹن گندم خرید چکی ہے۔ یہ مقدار بہم رسانی گندم کی سکیم کے تحت مقررہ مقدار سے صرف پندرہ ہزار ٹن کم ہے۔ اطلاع میں اس بات کی بھی توثیق کی گئی ہے کہ صوبائی حکومت مقررہ مقدار پوری ہو جانے کے بعد بھی اپنی خریداری جاری رکھے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کی خریداری کے بعد مرکزی حکومت اوسط درجہ کی اچھی گندم کی خرید شروع کرے گی۔

کپاس کا زیر کاشت رقبہ

کپاس کے زیر کاشت رقبے کے ضمنی تخمینے کے مطابق ۲۶۱۶۰۰۰ امریکی اور ۲۹۲۸۰۰۰ ایکڑ دیسی اقسام کی کپاس ...... زیر کاشت ہیں۔ گذشتہ برس کے ضمنی تخمینے کے مقابلے میں ۵۵-۱۹۵۴ء میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں علی الترتیب ۴۹ اور ۳ء۹ فی صد اضافہ ہوا۔

پنجاب اور ریاست بہاولپور میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں مقابلتاً زیادہ اضافہ ہوا ہے ریاست بہاولپور میں اضافے کی وجہ پانی کی مناسب سپلائی اور بروقت بارش ہے۔

۵۵-۱۹۵۴ء کے اس ضمنی تخمینے کے مطابق کل ۱۵۹۶۰۰۰ گانٹھیں کپاس پیدا ہوگی۔ اس میں سے ۱۳۶۴۰۰۰ گانٹھیں امریکی اور ۲۳۴۰۰۰ گانٹھیں دیسی اقسام کی کپاس کی ہوں گی۔ کل پیداوار ۱۴۴۰۰۰ گانٹھیں دکھائی گئی تھی۔ اس طرح پیداوار ۱۰۶۷ فی صد کا اضافہ ہوگا۔

پاکستان کا تیسرا بین الاقوامی صنعتی میلہ

حکومت پاکستان کی وزارت صنعت کے زیر اہتمام پاکستان کا تیسرا بین الاقوامی صنعتی میلہ یہاں ۲۴ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔ یہ میلہ ایک ماہ جاری رہیگا۔ اور اس میں پندرہ گیلریاں ہوں گی۔ جن میں سے دس غیر ملکی صنعتوں کی نمائش کے لئے مخصوص کی گئی ہیں سٹالوں میں کھیل تماشوں اور عوام کی تفریح کا بندوبست کیا جائے گا۔ مرکزی حکومت کی اپنی گیلری میں ملک کی مختلف مصنوعات کی نمائش ہوگی جس میں شرکت کیلئے تمام ملک کے صنعت کاروں اور تاجروں کو دعوت تعاون دی گئی ہے۔

عالمی بنک کے قرضوں کا نیا ریکارڈ

تعمیر و ترقی کے عالمی بنک نے ۳۰ جون کو ختم ہونے والے مالی سال میں مختلف ممالک کو ۴۱ کروڑ ۷۶ لاکھ ڈالر کے قرضے دئیے۔ یہ رقم ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عالمی بنک اب تک ۴۰ ممالک کو ۲ ارب ۳۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کے قرضے دے چکا ہے۔ گذشتہ تین ماہ میں ایشیا، یورپ اور لاطینی امریکہ کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے ۱۵ کروڑ ۵۲ لاکھ ڈالر کے قرضے دئیے گئے۔

مجوزہ صنعتی بنک کیلئے عالمی بنک کا قرض

پاکستان میں مجوزہ صنعتی بنک کے قیام کے سلسلہ میں عالمی بنک کے ماہروں کا ایک وفد عنقریب پاکستان آئے گا۔ یہ وفد پاکستان کے صنعتی حالات اور صنعت کاروں کی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد بنک کو قرض دینے کے امکانات پر غور کرے گا۔

باخبر حلقوں کے بیان کے مطابق عالمی بنک مجوزہ بنک کو اتنی ہی رقم قرض دے گا جتنی وہ مقامی طور پر جمع کرے گا۔ امید ہے کہ بنک میں حصوں کی شکل میں دو کروڑ کے قریب سرمایہ لگایا جائے گا۔

حکومت یہ بنک ملک کے نو زائیدہ صنعتی اداروں کو قرض دینے کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے قائم کرنا چاہتی ہے۔ اس نے پروموٹروں کی ایک کمیٹی قائم کی ہے جو کاروبار کرنے والوں صنعت کاروں بنک کاروں اور حکام پر مشتمل ہے۔ نیا بنک ایک نجی ادارہ ہوگا اور دسے عام قانون کے تحت قائم کیا جائیگا۔ اس کا مقصد صنعتی سرگرمیوں کی توسیع کرنا، نئی صنعتیں قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور انہیں زمانہ جدید کے تقاضوں کے مطابق ترقی دینا ہوگا۔

پاکستان کے وزیر خزانہ پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ وہ بنک کے لئے غیر ملکی سرمایہ کو مدعو کریں گے۔ حکومت اس میں کسی سود کے بغیر تین کروڑ سرمایہ لگانے کو تیار ہے اور اس کے لئے بجٹ میں گنجائش رکھ دی گئی ہے۔ سٹیٹ بنک بھی دو کروڑ روپے قرض دے گا۔

زراعتی بنک کا قیام

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق مستقبل قریب میں ملک میں ایک زراعتی بنک کام شروع کر دیگا جس کے ذریعے کاشتکاروں کو قرضہ حاصل کرنے کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے تحت سٹیٹ بنک آف پاکستان کو صنعتی اور زراعتی ترقی کے لئے (۴) خاص طور پر قائم کئے گئے۔ اداروں کو قرضے جاری کرنے کیلئے خاص اختیارات دئیے گئے ہیں (نوائے وقت)

پاکستان کی معیشتی ترقی

برصغیر ہند و پاکستان کے موقع پر معیشت کی جو بنیادی خصوصیات ہمیں ورثتاً ملیں۔ وہ سب کو معلوم ہیں۔ اس وقت پاکستان کی تمام تر معیشت زرعی نوعیت کی تھی۔ ملک میں جو خام مال تیار ہوتا تھا۔ اس کی بہت کم مقدار گھریلو صنعتوں میں مستعمل ہوتی تھی۔ یہ تمام مال غیر ممالک کو بھیجنا پڑتا تھا۔ اور اس طرح ملک کی آمدنی کا تمام تر انحصار غیر ملکی منڈیوں پر تھا۔ ملک میں صنعتوں کے فقدان کی وجہ سے ہمیں اپنی ضرورت کی بیشتر اشیاء صارفین دساور سے منگوانی پڑتی تھیں غیر ملکی درآمدات کے اس غلبہ اور غیر متوازن ملکی معیشت کا اثر ہماری آمدنی پر بھی پڑتا تھا۔ اور ملک کی قریباً ساری آمدنی محض کسٹم ڈیوٹی کے ذریعہ حاصل ہوتی تھی۔

ملکی معیشت کا عام ڈھانچہ "قطعاً" "موسمی" تھا۔ اور اس کی یہ نوعیت ملک کے مالیاتی ڈھانچہ پر بھی اثر انداز ہوتی تھی۔ زر کی بہم رسانی۔ کرنسی کی تقسیم اور بنک کریڈٹ وغیرہ سب معیشت کے موسمی ڈھانچہ سے متاثر ہوتے تھے۔ "معروف سیزن" کے دوران ان کی ہیئت میں بھی توسیع ہو جاتی تھی۔ اور جب "سلک سیزن" شروع ہوتا۔ تو متذکرہ نظام تعطل کا شکار ہو جاتا۔ قصہ مختصر پاکستان کی معیشت کا انحصار ہندوستان اور دوسرے ممالک کی منڈیوں پر تھا۔ مالیاتی حلقوں بالخصوص بنک کاری اور انشورنس کی زندگی تو خاص طور پر غیر ممالک کی رہین منت تھی۔ اور اس طرح غیر ملکی منڈیوں میں معمولی سی تبدیلی بھی پاکستانی منڈیوں اور معیشت پر اثر انداز ہوتی۔

گذشتہ سالوں میں ہماری معیشت کو جو فروغ و ترقی نصیب ہوئی ہے۔ اس میں صنعتی ترقی سر فہرست ہے۔ ملک کے خام مال کی ملکی کھپت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اور اس طرح ہمارے غیر ملکی تجارت پر انحصار کی نوعیت بھی بدل گئی۔ پٹ سن ایسی نئی برآمدات اور پارچہ بافی و کاغذ سازی ایسے کارخانوں کے قیام سے ہماری غیر ملکی تجارت کے ڈھانچہ میں خوشگوار تبدیلی ہوئی۔ اب پاکستان میں کئی ایسی مصنوعات تیار ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ جو پہلے ہم غیر ممالک سے درآمد کیا کرتے تھے۔ اشیائے صارفین کے اخراجات میں بچت سے ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ہم اپنی غیر ملکی زر مبادلہ کی آمدنی کو مشینری اور ایسی اشیاء کی درآمد پر صرف کر سکیں۔ اور اس طرح ہم اپنے ذرائع پیداوار کو مزید ترقی دے سکیں۔

گذشتہ سالوں کی اقتصادی و صنعتی ترقی کے ایک سرسری جائزہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ پبلک فنانس کے ڈھانچہ میں استحکام و پائداری آگئی ہے۔ مرکز کی آمدنی میں کسٹمز سے آمدنی کے تناسب میں کمی ہو گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی داخلی محاصل از قسم انکم ٹیکس سیلز ٹیکس اور سنٹرل ایکسائز وغیرہ کی آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور واضح الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اب ہماری معیشت کی نوعیت موسمی نہیں رہی۔ اور کرنسی کی سرکولیشن۔ کریڈٹ بنک ڈیپازٹ اور دوسرے مالیاتی عناصر میں خوشگوار تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ تو یہ ہے۔ کہ ملک میں بعض "غیر موسمی عناصر" از قسم صنعتی ادارے کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔ اور اب ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ "سلیک سیزن" میں بھی اپنی معیشت کو مصروف رکھ سکیں۔ اور "معروف سیزن" میں برآمدات کے غیر معمولی بار کو متوازن رکھ سکیں۔ مثال کے طور پر اسی سال کو لیجئے۔ ملک میں صنعتی کارخانوں کے قیام میں ترقی کی وجہ سے روئی کی قیمتیں سیزن کے شروع ہی سے مقابلتاً زیادہ تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ روئی کے "برآمدی سیزن" کی میعاد میں توسیع ہو گئی۔ اور برآمدات اب تک جاری ہیں۔

ملک کی صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ ملک کی مالیاتی مشینری اور بنک کاری وغیرہ کو بھی فروغ نصیب ہوا ہے۔ اور اس طرح ہماری معیشت کا غیر ملکی تجارت پر انحصار بھی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ملکی معیشت میں ان خوشگوار تبدیلیوں کی وجہ سے معیشت کے داخلی عوامل میں ترقی کے امکانات بھی روشن بلند ترقی پذیر ہیں۔ اور اب ایسا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ کہ حکومت کی وضع کردہ درآمدی و برآمدی پالیسیاں زیادہ موثر اور مفید ثابت ہو سکیں۔ پیشتر ازیں کہا جا چکا ہے۔ کہ اب ہم کئی ایسی اشیاء کے صارفین اپنے ملک ہی میں تیار کرنے لگے ہیں۔ جو پہلے غیر ممالک سے منگوائی جاتی تھیں۔ اس سے ہماری درآمدی پالیسی پر بھی خوشگوار اثر پڑا ہے۔ اور اس میں "لچک" پیدا ہو گئی ہے۔

کریڈٹ کی سہولیات میں ترقی کے باعث معیشت کے مختلف شعبوں کی Holding Capacity میں بھی توسیع و اضافہ ہوا ہے۔ اور مالیاتی ڈھانچہ میں خوشگوار تبدیلیوں کے باعث ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ہم اپنی معیشتی ترقی کی رفتار کو باقاعدگی سے استوار رکھ سکیں۔

(نوائے وقت)

کون سچا ہے؟ (بقیہ ص۵)

مجلس عمل کے منتخب ارکان کا کوئی اجلاس ہوا بھی ہو۔ تو... اس وقت صرف اتنا کام ہی کیا جا سکتا تھا۔ کہ ۷ مزید ارکان شامل کرکے ان کو اطلاع دی جاتی۔ اور ان کی منظوری حاصل کرکے مجلس کا باقاعدہ اجلاس بلایا جاتا۔ یہ ساری کارروائی آخر ۱۷ اور ۲۳ جنوری کے درمیان کیسے مکمل ہو سکتی تھی۔ اور کب یہ مکمل ہوئی؟

(۳) وفد کی ملاقات کے بعد ان حضرات نے خود ہی یہ طے کر دیا۔ کہ وزیر اعظم کا جواب مایوس کن ہے۔ اور خود ہی ڈائرکٹ ایکشن کی تیاریاں شروع کر دیں۔ مرکزی مجلس عمل کا کوئی اجلاس نہ کیا گیا۔ جس کے سامنے وفد اپنی رپورٹ پیش کرتا۔ اور جس میں یہ فیصلہ کیا جاتا۔ کہ وزیر اعظم کے جواب پر کیا کارروائی کرنی چاہیئے۔

(۴) ۲۳ر جنوری سے ۲۹ر فروری ۱۹۵۳ء تک مرکزی مجلس عمل کا کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ جس میں تحریک کو چلانے کے لئے کوئی پروگرام بنایا گیا ہو۔ ڈائرکٹ ایکشن کا پورا پروگرام چند اصحاب نے بطور خود بنا لیا۔ اور اس پر خود ہی عملدر آمد شروع کر دیا۔ یہ ساری کارروائی اس قرارداد کے خلاف تھی، جو ۱۷ر جنوری کو کنونشن میں طے ہوئی تھی۔

(۵) میں نے ۱۳ر فروری اور ۱۷ر فروری کو تحریری طور پر مجلس عمل پنجاب کے اجلاسوں میں اس طریق کار کے خلاف احتجاج نامے بھیجے۔ اور بار بار اصرار کیا۔ کہ مرکزی مجلس عمل کا اجلاس بلایا جائے۔ اور اس کی ہدایات حاصل کئے بغیر کوئی بھی کارروائی نہ کی جائے۔ میں نے اپنے ان خطوط میں یہ بھی بتایا۔ کہ جس طریقے سے ڈائرکٹ ایکشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ بالآخر سخت نقصان دہ ثابت ہوں گی۔ اس پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ مرکزی مجلس عمل کا اجلاس لاہور میں ہوگا۔ اور ۱۸ر فروری کو اس کے لئے دعوت نامے بھی جاری کر دیئے گئے۔ مگر ۱۹ر فروری کو یکایک یہ پروگرام تبدیل کر دیا گیا۔ اور نئے دعوت نامے جاری کرکے اطلاع دی گئی۔ کہ یہ اجلاس ۲۶ر فروری کو کراچی میں ہوگا۔

(۶) ۲۶ر فروری کا اجلاس جو کراچی میں کیا گیا۔ مرکزی مجلس عمل کا پہلا اجلاس تھا۔ اور یہی آخری اجلاس ثابت ہوا۔ کیونکہ اس میں یہ مجلس توڑ دی گئی۔ اور ایک ڈائرکٹ ایکشن کمیٹی یا کونسل بنا کر دوسرے ہی دن ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا فیصلہ کرا لیا گیا۔

یہ واقعات صاف بتا رہے ہیں۔ کہ یہ حضرات دراصل دوسروں کے کندھوں پر رکھ کر بندوق چھوڑنا چاہتے تھے۔ انہوں نے دوسری جماعتوں کو کنونشن اور مجلس عمل میں صرف اس لئے شریک کیا تھا۔ کہ ان کے نام سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ذمہ داری میں ان سب کو اپنے ساتھ باندھ لیں۔ لیکن کام یہ سب کچھ اپنی مرضی سے کرنا چاہتے تھے۔ اور کسی ضابطے کی پابندی کے لئے تیار نہ تھے۔

اب میرے خلاف ان کا سارا غصہ دو وجوہ سے ہے۔ ایک یہ کہ میں ان کا آلۂ کار بننے کے لئے راضی نہ ہوا۔ دوسرے یہ کہ میں نے اور جماعت اسلامی نے ان کی بدنیتی اور بے ضابطہ کارروائیوں کا سارا راز پبلک میں فاش کر دیا۔ مگر میں اپنا یہ اخلاقی ایمانی فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کسی سازباز میں شریک نہ ہوں۔ اور جو گروہ بھی مجھ کو مسلمانوں کی جان و مال سے کھیلتا نظر آئے۔ اس کے راز پر پردہ پڑا نہ رہنے دوں۔ اس پر اگر کوئی ناراض ہوتا ہے، تو ہزار بار ہو۔

آج یہ لوگ میری کئی کئی سال پرانی تحریروں کو جو بہرحال ۱۹۵۳ء کی کنونشن سے پہلے ہی کی ہیں۔ نکال نکال کر پبلک کو میری گمراہی و بے دینی کا یقین دلاتے پھر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ شخص قادیانیوں سے بھی بدتر ہے۔ میں اس طرح کی فضول باتوں کا تو کیا جواب دوں۔ مگر پبلک کو ان سے صرف اتنی بات پوچھنی چاہیئے۔ کہ مودودی اگر ایسا ہی سخت گمراہ تھا۔ تو ۱۹۵۳ء کی کنونشن اور مرکزی مجلس عمل میں آپ نے اس کی شرکت گوارا کیسے فرمائی تھی؟

کیا دین اسلام آپ کی ذاتی جائیداد ہے۔ کہ جب کوئی شخص آپ کے ساتھ موافقت کرے۔ تو وہ دین کا خادم ہو۔ اور جب وہ آپ کے منشاء اور مفاد کے خلاف کام کرے۔ تو وہ دین کا ہادم قرار پائے؟

(روزنامہ تسنیم ۲ر جولائی ۱۹۵۳ء)

درخواست دعا

ڈیرہ غازیخان سے مکرم ملک عزیز محمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ انکی لڑکی عزیزہ جمیلہ طاہرہ کے پاؤں میں ہڈی کے چبھ جانے اور ہڈی کے ایک حصہ کے چند دن تک زخم میں باقی رہ جانے سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ اور مریضہ ہسپتال میں کئی دنوں سے داخل ہے۔ حالت خطرناک بتائی جاتی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار صلاح الدین شمس

لیڈر (بقیہ ص۲)

مصنوعی خوابوں اور خودساختہ کشوف وغیرہ کا تعلق ہے ہم صاحب مضمون سے متفق ہیں اور مانتے ہیں کہ جس طرح مسلمانوں کو خشک ملائیت نے تباہ کیا ہے اسی طرح جھوٹے صوفیوں اور جھوٹے تعلق باللہ کے دعاوی کرنے والے گدی نشین پیروں نے بھی انہیں اسلام کی صراط مستقیم سے ہٹانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

ہمیں اس پہلو سے مضمون میں کسی اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن مضمون میں جو انداز اختیار کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خشک ملائیت اور نیچری نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے اور جہاں جھوٹے صوفیوں اور ان کے پیروؤں نے اسلام کے ایک پہلو میں بے جا غلو کیا ہے وہاں صاحب مضمون اسلام کے محض خول اور قشر پر زور دینا چاہتے ہیں اور اسلام کو محض ایک لادینی تحریک سمجھ کر دوسرے مغربی ازموں کی طرح انسان کی روحانی حالتوں سے انکار کر رہے ہیں اور اس بات پر اعتقاد نہیں رکھتے کہ آج بھی انسان اللہ تعالےٰ سے اسی طرح براہ راست تعلق قائم کر سکتا ہے۔ جس طرح پہلے کرتا رہا ہے۔ آج بھی اللہ تعالےٰ اپنے جستجو کرنے والوں کو ہمکلامی کا شرف عطا کرتا ہے جس طرح وہ پہلوں کو عطا کرتا رہا ہے۔ آج بھی اللہ تعالےٰ اپنے حی و قیوم ہونے کا اسی طرح ثبوت دیتا ہے جس طرح وہ پہلے دیتا رہا ہے۔ (باقی)

شاہ ایران کی ہمشیرہ طلاق حاصل کریگی

نیویارک ۲۵ جولائی۔ شاہ ایران کی ۲۶ سالہ ہمشیرہ فاطمہ پہلوی ہیلر نے اپنے خاوند لفٹنٹ ایلی ہیلر کے خلاف طلاق کی درخواست پیش کر دی ہے۔ فاطمہ پہلوی نے اپنے خاوند پر ایذا رسانی کا الزام عاید کیا ہے لیکن تفصیل کی وضاحت نہیں کی گئی۔

ٹورنامنٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ دار الرحمت شرقی کا ٹورنامنٹ نٹ بال۔ بدھ ۳ر اگست ۵۵ء سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ ٹورنامنٹ اسٹیشن کے پاس والی گراؤنڈ میں ہوگا احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ شرکت فرما کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں

(عبد اللطیف اسلم۔ منتظم ٹورنامنٹ)

یو۔ پی میں سیلاب کی تباہ کاریاں

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اعظم گڑھ اور دیوریا کے اضلاع میں بھی کئی دیہات سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ دریائے گھاگھرا کی سطح میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور ان اضلاع کا نظام مواصلات معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ ریل کی پٹڑی کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور کئی سڑکیں زیر آب آ گئی ہیں۔ الہ آباد کے درمیان ریل گاڑیوں کی آمد و رفت پہلے ہی معطل ہے۔